



سوال

(129) کیا جراہوں پر مسح کرنا سنت سے ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جراہوں پر مسح کرنا سنت سے ثابت ہے؟ کیا اس کا کوئی ٹھوس ثبوت ہے۔ اگر ہے تو احناف اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جراہوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے:

’عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخَوْرَيْنِ وَالسَّخْلَيْنِ‘ سنن ابی داؤد، باب النسخ علی الخورین، رقم: ۱۵۹، سنن الترمذی، باب فی النسخ علی الخورین والسَّخْلَيْنِ، رقم: ۹۹

’نبی ﷺ نے جراہوں اور جوتوں پر مسح کیا۔‘

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس پر ’’حسن صحیح‘‘ کا حکم لگایا ہے۔ اس حدیث کے تمام راویوں سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ’’صحیح‘‘ میں دلیل لی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ وغیرہ کی علت غیر مؤثر ہے، کیونکہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں بلکہ اس میں ثقہ راوی کی زیادتی ہے، جو قابل قبول ہے۔ اسی بناء پر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے کہ

’أَنَّ مَسْحَ عَلَيَّ الْخَوْرَيْنِ‘ سنن ابی داؤد، باب النسخ علی الخورین، رقم: ۱۵۹

’آپ ﷺ نے جراہوں پر مسح کیا۔‘

اس کی سند حسن درجے کی ہے۔ ملاحظہ ہو! صحیح سنن ابی داؤد (۱/ ۵۲)

نیز امام ابوداؤد نے درج ذیل صحابہ کرام سے جراہوں پر مسح کا جواز نقل کیا ہے۔ علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابو امامہ، سہل بن سعد، عمرو بن



حریث، عمر بن خطاب اور ابن عباس (رضوان اللہ علیہم اجمعین) ان کے علاوہ دیگر کئی ایک اہل علم بھی اسی بات کے قائل ہیں اور وہ یہ ہیں: امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، سعید بن مسیب اور ابو یوسف (رحمۃ اللہ علیہم)۔

حنفیہ کی مخالفت محض اپنے مذہب امام کی پابندی (تقلید) کی بناء پر اور بلا دلیل ہے۔ علامہ جمال الدین قاسمی کی تصنیف ”السیح علی الجوزین“ اس سلسلے میں بڑی مفید تالیف ہے۔ اردو میں اس کا ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 150

محدث فتویٰ